یہ مجلسیں یہ گریہ و ماتم کا سلسلہ یہ اشک و آہ غم کا یہ نوحہ یہ مرثیہ
یہ آنسوؤں کا سیلِ رواں، شدّتِ بکا یہ لب پہ "یا حسینؑ" ہے یا درد کی صدا
غم کا تھا جن کو حق وہ کہاں غم منا سکے
ماتم کی صف نہ صاحبِ ماتم بچھا سکے

دورِ عزا ہے ختم مگر حسرتِ عزا کہتی ہے جیسے کان میں بانوؔ بصد بکا
ارض و سما میں گونج رہی ہے یہی صدا بھیّا تری غریبی پہ خواہر تری فدا
اشکِ خلوص ہے حقِ مظلوم آج بھی
پُرسہ طلب ہے زینبِؑ مغموم آج بھی

●●●

www.emarsiya.com

جنابِ عباسؑ

عباسؑ اعتبارِ امامت کا نام ہے

(بند:۱۱)

عباسؑ اعتبار امامت کا نام ہے   عباسؑ عزم و کار مودت کا نام ہے
عباسؑ اقتدار شریعت کا نام ہے   عباسؑ شاہکار شجاعت کا نام ہے

دستور صبر و تیغ کی تفصیل کا ہے نام
عباس ہر جہاد کی تکمیل کا ہے نام

عباسؑ فہم و فکر و فراست کا نام ہے   عباسؑ نظم و ضبط شریعت کا نام ہے
عہد خلوص و ربط عقیدت کا نام ہے   عباسؑ انتہائے فضیلت کا نام ہے

معیار حق اشارۂ فطرت بدل دیا
خدمت سے جس نے حق اخوت بدل دیا

عباسؑ راز و رمز الٰہی کا نام ہے   عباسؑ دین حق کی گواہی کا نام ہے
عباسؑ اعتبار نگاہی کا نام ہے   عباسؑ اس عظیم سپاہی کا نام ہے

جہد و جہاد زیست کا منظر کہیں جسے
عباسؑ ایک فرد میں لشکر کہیں جسے

بیدارئ ضمیر کا وہ عزم حق نشاں   معیار حق کا جذبۂ بیدار و کامراں
عزم و خلوص کار کا دستور جاوداں   اب تک لب فرات پہ ہے اس کی داستاں

لب تشنگی کو جام محبت میں گھول کے
جو پی گیا وفا کی ترازو میں تول کے

www.emarsiya.com

عہد وفا ادب سے لبوں کو سیئے ہوئے　　جوش عمل میں ہوش کا ساغر پیئے ہوئے
گستاخیوں پہ غیظ کو بس میں کیئے ہوئے　　نظروں میں ہیں حسینؑ کی نظریں لیئے ہوئے
ماموم میں جہاں پہ وقار امام ہے
عباسؑ اس حسینؑ شناسی کا نام ہے

عباسؑ وہ حسینؑ شناسی جو حق نما　　عباسؑ وہ حسینؑ شناسی جو دیں فزا
عباسؑ وہ حسینؑ شناسی جو اتقا　　عباسؑ وہ حسینؑ شناسی جو کربلا
جہد و جہاد کوئی بھی جس سے سوا نہیں
جس کربلا کے بعد کوئی کربلا نہیں

نظروں میں تھی علیؑ کے جو تفصیل کربلا　　رشتے کے سلسلے میں عقیلی وہ مشورہ
وہ مشورہ جو علم امامت کا آئینہ　　انجام جس کا اوج وراثت کا معجزہ
ظاہر ہوا تو جوہر احساس بن گیا
ام البنیں کی گود میں عباسؑ بن گیا

ہے حیرت تمام یہ تاریخ مرتضیٰؑ　　بیٹے حسنؑ حسینؑ سے حق نے کیئے عطا
ابنائنا ہے جن کی جلالت کا آئینہ　　جن کا وقار اوج شرافت کا معجزہ
محبوب کبریا کے جو مطلوب ہو گئے
وہ مصطفیٰ کے نام سے منسوب ہو گئے

ایسے میں جوش و جذب تمنائے مرتضیٰؑ　　بیتاب ہے کہ کس کو کہے اپنا مہ لقا
وہ جس پہ ارتضائی تہذیب ہے فدا　　عباسؑ ہیں اس اوج تمنا کا معجزہ
جیسے حسینؑ شان دعائے رسول ہیں
عباسؑ یوں علیؑ کی تمنا کا پھول ہیں

بچپن سے بارہ سال تھے خیبر کشا کے ساتھ　　بائیس سال تھے حسن مجتبیٰؑ کے ساتھ
تا موت کربلا میں شہ کربلا کے ساتھ　　گذری تمام عمر بس آل عبا کے ساتھ
ایسا وقار دہر میں یکتا کہیں جسے
فرزند اپنا فاطمہ زہراؑ کہیں جسے

www.emarsiya.com

وہ مرتے دم علیؑ کے خیالات آشکار　　سب کو کیا حسنؑ کے حوالے بصد وقار
لیکن برائے حضرت عباسؑ نامدار　　کیا حسن اعتماد ہے کیا شان اعتبار
مولا نے دست شہ میں دیا ہے جری کا ہاتھ
یا کربلا کے ہاتھ میں بخشا علیؑ کا ہاتھ

●●●